36850 ـ جب دوران طواف یاسعي نماز کھڑي ہوجائے

سوال

جب میں طواف یا سعي کررہا ہوں اور نماز کي اقامت ہو جائے تومجھے کیا کرنا چاہیے آیا میں طواف یا سعي مکمل کروں یا پہلےنماز ادا کرني چاہیے اور پھر طواف کا اعادہ کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب طواف اور سعي کے دوران نماز کھڑي ہو جائے تو آپ طواف منقطع کر کےامام کے ساتھ نماز ادا کریں اور پھر جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے طواف مکمل کریں ، آپ کے لیے یہ لازم نہیں کہ آپ سارا طواف ہي دوبارہ کریں اورنہ ہي آپ اس چکر کو جونماز کے لیے پورا نہیں کرسکے اسے ہي دوبارہ لگائیں گے . (بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا اسي جگہ سے شروع کریں)

شیخ ابن بازرحمہ اللہ کا کہنا ہے :

جب کوئي شخص کسي ضرورت کي بنا پر طواف منقطع کرے مثلا کسي شخص نے طواف کے تین چکر مکمل کیے تو نماز کي اقامت ہو گئي تو وہ شخص نماز ادا کرے اور بعد میں اسي جگہ سے طواف کي ابتدا کرے جہاں سے اس نے طواف منقطع کیا تھا ، اور اس کے لیے حجر اسود کي طرف واپس جانا لازم نہیں بلکہ اسے بعض اہل علم جن کا قول ہے کہ اسے حجر اسود سے ابتدا کرني ہو گي کي مخالفت کرتے ہوئے وہ اسي جگہ سے ہي ابتدا کرکے طواف مکمل کرے ، اور صحیح یہي ہے کہ حجر اسود سے ابتدا کرنا لازم نہیں جیسا کہ اہل علم کي ایک جماعت کا قول ہے .

اور اسي طرح اگر جنازہ ادا کیا جائے یا کسي نے اسے کھڑا کر کے بات چیت کي یا رش کي بنا پر رک جائے یا اس طرح کوئي اور سبب ہو تو وہ اپنا طواف مکمل کرے تواس پر کوئي حرج نہیں ہو گا . اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (17/216)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ بھي کہنا ہے کہ :

جب کوئي شخص طواف یا سعي میں ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے اور پھر اپنا طواف اور سعي وہیں سے ہي

مکمل کرے جہاں سے ختم کیا تھا . اھ

دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (2/250)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب انسان طواف کررہا ہوچاہے وہ طواف عمرہ کا ہو یا حج کا یا نفلي طواف ہو اور دوران طواف نماز کي اقامت ہو جائے تو وہ طواف چھوڑ کر نماز ادا کرے اور نماز کے بعد واپس جاکر طواف مکمل کرلے ، اور وہ اپنا یہ طواف نئے سرے سے نہیں شروع کرے گا بلکہ وہ اسي جگہ سے طواف مکمل کرے جہاں سے اس نے نمازسے قبل چھوڑا تھا , اور نئے سرے سے چکر لگانے کي کوئي ضرورت نہیں کیونکہ طواف میں پہلے جوکچھ مکمل کیا جاچکا ہے اس کي ابتدا اور بنیاد صحیح اورشرعي اجازت کےتقاضا کي بنا پرتھي لھذا وہ شرعي دلیل کے بغیر باطل نہیں ہوسکتا . اھ

دیکھیں : فتاوي ارکان الاسلام صفحہ نمبر (539)

واللہ اعلم .